سوال

میں سیاسی پارٹی 61

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی اسلامی ملک میں اس بات کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ مختلف سیاسی پارٹیوں کا وجود ہو؟ بعض علمائے دین اس بات کے خلاف ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ اسلام اتحاد واتفاق کی تعلیم دیتا ہے اور فرقہ بندی سے روکتا ہے۔ متعدد سیاسی پارٹیوں کی تشکیل فرقہ بندی اور انتشار وتفرقہ کی طرف لے جاتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

، اپنی اس رائے کا متعدد بار اظہار کرچکا ہوں کہ اسلامی ملک کے اندر مختلف سیاسی پارٹیوں کی تشکیل میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ اس ممانعت کے لیے کوئی شرعی دلیل قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔ اور بغیر کسی واضح دلیل کے کسی جائز چیز کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ دور

پہلی شرط یہ کہ تشکیل پانے والی پارٹی اسلام کو باحیثیت عقیدہ اور اسلامی شریعت کو باحیثیت قانون تسلیم کرتی ہو اور اسلام کے ساتھ اس کا رویہ معاندانہ نہ ہو۔ اجتہادی مسائل میں اگر اس کے نظریات دوسری اسلامی پارٹیوں سے مختلف ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ یہ پارٹ

لک کے اندر اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ کسی ایک سیاسی پارٹی کی تشکیل ہو جو سرے سے اسلامی عقیدہ وشریعت ہی کو نہ تسلیم کرتی ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکام وتعلیمات کا مذاق اڑاتی ہو اور کفر والحاد کی دعوت دیتی ہو۔

متعدد سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کا مقصد یہ ہے کہ کوئی ایک ہی سیاسی پارٹی پورے ملک کے سیاہ وسپید کی مالک نہ بن جائے اور اپنی من مانی کرتی پھرے اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو۔ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ برسر اقتدار پارٹی کے علاوہ کوئی دوسری مضبوط پارٹی بھی ہو جسے سیاست کی اصطلاح میں اپوزیٔ

ئیں میں اپنی طرف سے نہیں پیش کررہا ہوں بلکہ یہ نظریہ قرآن وسنت کی تعلیمات سے ماخوذ ہے۔ قرآن وسنت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے امراء وحکام کو نصیحت کرتے رہیں۔ مفید مشورے دیتے رہیں اور غلط اقدامات سے انھیں روکتے رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ" (ترمذی، ابوداود)

ظالم کو دیکھیں اور اس کی گرفت نہ کریں تو بہت قریب ہے کہ اللہ ان سب پر اپنا عذاب نازل کرے۔"

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسند خلافت پر بیٹھے تھے تو لوگوں کے نام اپنے سب سے پہلے خطاب میں یہ بات کہی تھی کہ مجھے سیدھے راستہ پر دیکھنا تو میری مدد کرنا اور مجھے غلط راستہ پر دیکھنا تو میری پکڑ کرنا اور میری اصلاح کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی غلط پالیسیوں پر تنقید کر

ب سوال یہ ہے کہ دور حاضر میں وہ کون سے وسائل ہیں جن کے ذریعے سے حکومت کی غلط پالیسیوں پر تنقید کی جاسکتی ہے اور اسے نامناسب اقدامات سے روکا جاسکتا ہے؟ اور اپنے مفید ومثبت مشوروں کو حکومت سے منوایا جاسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ تیر وتلوار اور اسلحہ کے ذریعے سے یہ مقصد حاصل کرنا یا زمین

ان نے ایک طویل تجربے کے بعد اس مقصد کو حاصل کرنے کا ایک ایسا موثر اور پرامن طریقہ تلاش کیا ہے۔ جس کے ذریعے سے بغیر کسی خون خرابے کے حکومت وقت پر دباؤ ڈالا جاسکتا ہے اور یہ طریقہ ہے ملک کے اندر سیاسی پارٹیوں کا وجود یا کم ازکم اپوزیشن پارٹی کا وجود۔

حاکم وقت کے لیے کسی ایک نہتے فرد مخالفت پر قابو پانا اور کچل ڈالنا نہایت آسان کام ہے۔ لیکن اس کی مخالفت پر اگر کوئی مضبوط سیاسی پارٹی ہو تو اس کی آواز کو دبانا حاکم وقت کے لیے ممکن نہیں ہوگا۔ حکومت کو اگر یہ احساس ہو کہ اس کے محاسبہ اور اس کی گرفت کرنے کے لیے ملک میں اپوزیشن پارٹیاں موجو

حقیقت یہ ہے کہ انسان کے وسیع تر مفاد کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے اندر دوسری سیاسی پارٹیوں کا بھی وجود ہو تاکہ برسر اقتدار پارٹی کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جاسکے۔ اس کا محاسبہ اور اس کی بازپرس ہوتی رہے۔ اسے مفید مشورے ملتے رہیں اور وہ نفع بخش پالیسیوں سے باخبر ہوتی رہے۔ اسے بھلائیوں کی

بعض سادہ لوح حضرات تصور کرتے ہیں کہ حکومت وقت اگر اللہ کی شریعت کے مطابق کام کررہی ہو تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے تمام افراد اس حکومت کی تائید کریں اور حاکم وقت کی مکمل اطاعت کریں کیونکہ قرآن کی رو سے اولیاء الا

، سے کہنا چاہوں گا کہ کسی بھی اسلامی ملک کا سربراہ کوئی فرشتہ یا معصوم عن الخطا نہیں ہوتا۔ اس سے بھی غلطیوں کا امکان ہے اور اس کے وزراء اور دوسرے ممبرانِ حکومت سے بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ یہ سب انسان ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی اچھائیوں اور برائیوں دونوں پر نظ

تاہم اس میں ایک قابل ذکر نکتہ یہ ہے کہ اسلامی ملک میں سیاسی پارٹیوں کا وجود شخصی یا علاقائی بنیاد پر نہ ہو۔ مثلاً یہ نہ ہو کہ فلاں شخص کی پارٹی ہے اور وہ فلاں شخص کی پارٹی ہے۔ یہ فلاں علاقہ کی پارٹی ہے اور وہ فلاں علاقہ کی پارٹی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے عصبیتیں جنم لیتی ہیں اور باہمی تفرقہ کی صورت پیدا ہوتی۔

ہونا یہ چاہیے کہ پارٹی کا وجود نظریاتی اور فکری بنیادوں پر ہو۔ کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جانا اور لوگوں کا الگ الگ پارٹیوں میں منقسم ہو جانا عین فطری بات ہے۔ ملکی اور ملی مسائل میں بھی لوگوں کے الگ الگ نظریے اور رائیں ہوسکتی ہیں۔ اس بنیاد پر ملک کے اندر مختلف سیاسی پارٹیوں کا وجود ایک صحت مند عا

بالکل یہی صورتِ حال ہے سیاسی مسائل میں اختلاف کے نتیجہ میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے وجود میں آنے کی۔ یہ اعتراض کرنا بالکل غلط ہے کہ سیاسی پارٹیوں کے وجود سے ملک کے اندر تفرقہ اور دشمنی جنم لے گی۔ جس طرح فقہی مسائل میں اختلاف کے نتیجہ میں مختلف مسلک ہوسکتے ہیں اور ان کے درمیا

سیاسی پارٹیوں کے وجود کے سلسلے میں لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ فکر مغربی ممالک کی دین ہے۔ اور ہمیں ان کی تقلید کرنے یا مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

د ہے کیونکہ ہمیں ہر طرح کی تقلید سے نہیں بلکہ صرف اندھی تقلید سے منع کیا گیا ہے۔ اور ان چیزوں میں مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے جو غیر قوموں کا وجہ امتیاز ہیں مثلاً عیسائیوں کی طرح صلیب پہننا یا ہندوؤں کی طرح پیشانی پر تلک لگانا۔ جس نے یہ مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم کا فرد شمار کیا جانے لگ

س لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غیر قوموں سے سیکھ کر جمہوریت اختیار کی جائے اور جمہوریت کے تحت متعدد سیاسی پارٹیوں کے وجود کو جائز قرار دیا جائے۔ بشرطیہ کہ :

1۔ اس کا اختیار کرنا ہمارے لیے مفید ہو۔

2۔ اسے اختیار کرکے اس میں بعض تبدیلیاں لائی جائیں تاکہ یہ چیز ہماری شریعت سے ہم آہنگ ہو جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

سیاسی مسائل، جلد:2، صفحہ:300

محدث فتویٰ